https://farid.ps/articles/gaza_airdrops_just_a_smokescreen/ur.html

غزہ میں ایئرڈراپس - صرف ایک دھوئیں کا پردہ

3 مارچ 2025 سے اسرائیل نے غزہ کی پٹی پر **مکمل ناکہ بندی** نافذ کی ہے، جہاں **23 لاکھ افراد** رہتے ہیں، جن میں سے زیادہ تر بچے ہیں۔ وزیر خزانہ **بیزلیل سموٹریچ** نے اعلان کیا: "**غزہ میں گندم کا ایک دانہ بھی داخل نہیں ہوگا۔**" یہ اعلان ایک نسل کشی کی پالیسی بن گیا۔ اس کے بعد کے مہینوں میں، یہ علاقہ **فیز 5 کی بھوک** میں ڈوب گیا، جو کہ **انٹیگریٹڈ فوڈ سیکیورٹی فیز کلاسیفکیشن (آئی پی سی)** کے مطابق سب سے تباہ کن سطح ہے۔

جولائی 2025 تک، غزہ کے ہسپتالوں میں اینستھیٹکس اور خوراک ختم ہو چکی تھی، ڈاکٹرز سرجری کے دوران بھوک سے گر پڑے، اور درجنوں بچے بھوک سے مر چکے تھے۔ "ہم دوسروں کا علاج کرتے ہیں جبکہ ہم خود کو شفا کی ضرورت ہے،" **ڈاکٹر فادی بورا**، ایک غزہ کے سرجن نے، خالی پیٹ 12 گھنٹے کی شفٹ کے بعد لکھا۔ یہ جنگی خلل نہیں ہے - یہ **جان بوجھ کر بھوک** ہے، جو ایک پالیسی کے طور پر ہتھیار بنائی گئی ہے۔

قانونی کیس: اسرائیل کی واضح خلاف ورزیاں

قابض طاقت کے طور پر، اسرائیل **چوتھے جنیوا کنونشن کے آرٹیکل 55** کے تحت قانونی طور پر خوراک اور طبی سامان کی فراہمی کو یقینی بنانے کا پابند ہے۔ اس کے بجائے، اس نے غزہ میں داخل ہونے والی تمام امداد کو روکا، بمباری کی، اور کنٹرول لیا۔

روایتی بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت، **شہریوں کو بھوک کے طور پر جنگ کا طریقہ ایک جنگی جرم** ہے (روم سٹیٹ، آرٹیکل 8(2)(b)(xxv))۔ یہ جنیوا کنونشنز کے **مشترکہ آرٹیکل 3** کی سنگین خلاف ورزی بھی ہے، جو "زندگی اور شخص کے خلاف تشدد" کو منع کرتا ہے، بشمول وہ اعمال جو محرومی سے موت کا باعث بنتے ہیں۔

اسرائیل جنوری اور مارچ **2024** میں **عالمی عدالت انصاف (آئی سی جے)** کی طرف سے جاری کردہ **عارضی اقدامات** کی بھی **خلاف ورزی** کر رہا ہے، جو اسے انسانی امداد کی اجازت دینے اور نسل کشی میں حصہ ڈالنے والے اعمال کو روکنے کا تقاضا کرتے ہیں۔ یہ اقدامات پابند ہیں۔ اسرائیل نے انہیں کھلم کھلا نظر انداز کیا۔

بین الاقوامی ذمہ داری تحفظ کی

اسرائیل کے فرائض سے ہٹ کر، تمام اقوام متحدہ کے رکن ممالک **نسل کشی کنونشن** سے پابند ہیں، جو نسل کشی کی روک تھام کا تقاضا کرتی ہے - نہ کہ صرف اس کی سزا بعد میں دی جائے۔ **آئی سی جے کا 2007 کا بوسنیا بمقابلہ سربیا فیصلہ** اس فرض کی تصدیق کرتا ہے: اگر ریاستیں مداخلت کی صلاحیت رکھتے ہوئے عمل نہیں کرتیں تو انہیں ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

تحفظ کی ذمہ داری (آر 2 پی) کا فریم ورک اسے تقویت دیتا ہے: جب کوئی ریاست اپنی آبادی کو تحفظ دینے کے لیے تیار یا قابل نہیں ہوتی - یا اس سے بھی بدتر، وہ مرتکب ہوتی ہے - تو بین الاقوامی برادری کو **عمل کرنا چاہیے**۔ غزہ میں، دنیا نے عمل نہیں لیا۔ اس نے اسے ممکن بنایا۔

ٹائم لائن اہم ہے: 27 جولائی 2025 تک کوئی ایئر ڈراپ نہیں

ایک عام غلط فہمی کو درست کرنا ضروری ہے: **مارچ سے جولائی 2025 تک کوئی ایئر ڈراپ نہیں ہوا**۔ اسرائیل کی ناکہ بندی کے ابتدائی اہم مہینوں کے دوران - جب بھوک کے حالات تیزی سے خراب ہوئے - **اسرائیل نے کسی بھی ایئر ڈراپ کی اجازت دینے سے انکار کیا**، اور زیادہ تر ممالک نے اس کی تعمیل کی۔

صرف **27 جولائی 2025** کو، بہت بڑے بین الاقوامی دباؤ کے تحت اور جب ہڈیوں جیسے بچوں اور گرے ہوئے ہسپتالوں کی تصاویر ناقابل تردید ہو گئیں، ایئر ڈراپس دوبارہ شروع ہوئے۔ اس کا مطلب ہے کہ ناکہ بندی کے **پہلے 144 دن کوئی فضائی امداد کی ترسیل کے بغیر گزر گئے**۔

27 جولائی 2025 سے دستاویزی ایئر ڈراپس

دستیاب ریکارڈز درج ذیل کی نشاندہی کرتے ہیں:

تاریخ	شامل ممالک	امداد کی مقدار	ہوائی جہاز کی قسم (اگر معلوم ہو)
27 جولائی 2025	اردن، متحدہ عرب امارات	25 ٹن	غیر واضح

تاریخ	شامل ممالک	امداد کی مقدار	ہوائی جہاز کی قسم (اگر معلوم ہو)
31 جولائی 2025	ممکنہ طور پر اردن، متحدہ عرب امارات	43 امدادی پیکجز	غیر واضح
1 اگست 2025	اسپین، فرانس، جرمنی، مصر، اردن، متحدہ عرب امارات، اسرائیل	126 پیکجز (~57 ٹن)	مکس: C-130 اور A400M تصدیق شدہ

یہ ترسیلات - اگرچہ متعدد ممالک اور جدید ہوائی جہازوں کو شامل کرتی ہیں - اب بھی فاجعہ انگیز **Quintessentially** inadequate ہیں۔ اقوام متحدہ کا اندازہ ہے کہ غزہ میں کم سے کم انسانی معیارات کو پورا کرنے کے لیے فی دن 2,000–3,000 ٹن کی ضرورت ہے۔ 1 اگست کو فراہم کردہ 57 ٹن اس ضرورت کا 3 فیصد سے کم ہیں۔

برلن ایئرلفٹ بمقابلہ غزہ ایئر ڈراپس: ایک حقیقت پر مبنی موازنہ

آپریشن	پروازیں/دن	ٹن/دن	کل مدت	استعمال شدہ ہوائی جہاز
برلن ایئرلفٹ (1948–49)	~541	~4,978	15 ماہ	C-47 (3.5 ٹن)، C-54 (10 ٹن)، Avro York
غزہ ایئر ڈراپس (2025)	~2–4 (صرف 27 جولائی سے)	22–57 (عروج)	1 ہفتہ (جاری)	C-130، A400M (لوڈ کی گنجائش 37 ٹن تک)

جدید ہوائی جہازوں اور اعلیٰ لاجسٹکس کے باوجود، غزہ میں ایئر ڈراپس علامتی اشارے ہی رہتے ہیں، نہ کہ اسٹریٹجک مداخلتیں۔ برلن ایئرلفٹ نے 22 لاکھ افراد کو ایک سال سے زیادہ عرصے تک پرانے، چھوٹے ہوائی جہازوں کے ساتھ جنگ کے بعد کے ماحول میں برقرار رکھا۔ غزہ کی آبادی تقریباً ایک جیسی ہے، لیکن بین الاقوامی ردعمل بہت کم ہے، باوجود اس کے کہ صلاحیت بہت زیادہ ہے۔

یہ کیوں اہم ہے: ایئر ڈراپس ایک دھوئیں کا پردہ ہیں

تضاد تباہ کن ہے۔ برلن میں، دنیا نے **ایک عظیم طاقت کا مقابلہ کیا** تاکہ ایک شہر کو بچایا جا سکے۔ غزہ میں، دنیا **ایک علاقائی طاقت کے آگے جھک گئی** یہاں تک کہ وہ شریک جرم بن گئی۔

آج کے ایئر ڈراپس اصلی حل کے طور پر کام نہیں کرتے، بلکہ **پی آر ٹولز** کے طور پر ہیں - مغربی **حکومتیں داخلی غم و غصے کو پرسکون کرنے کا ایک طریقہ** ہیں بغیر اسرائیل کی ناکہ بندی کا براہ راست مقابلہ کیے۔ یہ ایک **دھوئیں کا پردہ** ہیں، کوئی حکمت عملی نہیں۔

آئی سی سی اور آئی سی جے پوچھیں گے: کیا کافی کیا گیا؟

قانونی حساب کتاب آئے گا۔ جب **بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی)** اور **بین الاقوامی عدالت انصاف (آئی سی جے)** غزہ میں قحط کا جائزہ لیں گے، وہ پوچھیں گے:

> **"کیا کافی کیا گیا، اور کیا پہلے زیادہ کیا جا سکتا تھا؟"**

جواب ہوگا:

> **بہت کم۔ بہت دیر سے۔ اور جان بوجھ کر ایسا۔**

- **بہت کم**: فراہم کردہ امداد **ممکنہ کا ایک حصہ** تھی، یہاں تک کہ جدید ہوائی جہازوں اور بین الاقوامی ہم آہنگی کے باوجود۔
- **بہت دیر سے**: یہ صرف **عالمی غم و غصے کے عروج پر پہنچنے کے بعد** شروع ہوا، اور جب قحط پہلے ہی تباہ کن، **ناقابل واپسی سطحوں تک پہنچ چکا تھا**۔

یہ فیصلہ نہ صرف اسرائیل کی مذمت کرے گا۔ یہ **ان حکومتوں کو بھی مورد الزام ٹھہرائے گا جنہوں نے اس ظلم کو ممکن بنایا:**

- ریاستہائے **متحدہ**، اسرائیل کی سفارتی حفاظت اور ہتھیاروں کی فراہمی کے لیے
- جرمنی، جنگ بندی کی زبان کو روکنے اور فوجی سامان برآمد کرنے کے لیے
- برطانیہ، علامتی امداد فراہم کرنے کے لیے جبکہ ناکہ بندی **کو چیلنج کرنے سے انکار**
- اور دیگر جو بھوک کو حکمت عملی بننے دیں۔

تاریخ انہیں معاف نہیں کرے گی

1948 میں، دنیا نے تاریخ کی سب سے بڑی انسانی ایئرلفٹ کا اہتمام کیا۔ 2025 میں، اس نے **ایک پوری آبادی کو بھوک سے مرنے دیا**، اور صرف **اس وقت علامتی ایئرڈراپس پیش کیے** جب کمزور بچوں نے اسکرینوں اور ٹائم لائنز کو بھر دیا۔

حساب کتاب آئے گا - **عدالتوں میں، آرکائیوز میں، اور آنے والی نسلوں کے فیصلے میں۔**